تلخیص و ترجمہ

حدود العالم من المشرق الی المغرب

افغانستان قدیم کے ایک جغرافیہ نگار کا تاریخی کارنامہ

"جوزجان" یا (گوزگانان) افغانستان کے ایک قدیم تاریخی علاقہ کے نام سے مشہور ہے یاقوت حموی کے بیان کے مطابق جوزجان کا یہ علاقہ بلخ سے مرورود تک وسیع تھا۔ انبار، فاریاب اور کلار[1] اس کے مشہور شہر تھے۔ اس وقت ہم جس شہر کو میمنہ[2] کہتے ہیں۔ یاقوت کی تصریح کے مطابق پہلے اس کا نام انبار[3] تھا۔

المقدسی نے سنہ ۳۷۵ھ میں اس ولایت کو بلخ کا ایک جزو[4] قرار دیا ہے۔ اس سے بھی کچھ پہلے احمد بن ابی یعقوب (الیعقوبی) نے سنہ ۲۷۸ھ میں یہ تصریح کی ہے کہ گوزگان دریائے شبرغان کی وادی کا علاقہ ہے اور دریائے میمنہ سے شمال میں واقع[5] ہے۔

روسی مستشرق بارتولڈ اپنے جغرافیائے تاریخی (ص ۸۲) پر لکھتا ہے کہ انبار موجودہ مقام سرپل کا نام ہے اور فاریاب موجودہ شہر دولت آباد کے قریب واقع تھا۔

بہرحال گوزگانان یا جوزجان دوسری تیسری صدی ہجری میں ایک آباد اور معمور ولایت کا نام تھا۔ اس کی حدود شمال جیحوں تک اور جنوب غربی مرورود تک اور شرقی بامیان تک تھیں۔ اس کے شہر دنیا کے مشہور شہر تھے۔ جہاں دنیا کے تاریخی انسان پیدا ہوئے۔ اور خدمت کے میدان میں آئے اور اپنا

---

[1] معجم البلدان یاقوت حموی ص ۱۴۷، ج ۲۔ [2] میمنہ اس وقت افغانستان کی ایک ولایت کا صدر مقام ہے یہاں بڑا انتظامی افسر رہتا ہے۔ جو اپنے منصب کے اعتبار سے حاکم اعلیٰ کہلاتا ہے۔ یعنی چیف کمشنر (مترجم)۔ [3] معجم البلدان ج ۲ ص ۱۸۴۔ [4] احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم [5] البلدان طبع لیڈن

فرض پورا کر کے رخصت ہوئے۔ اب سے ہزار سال پہلے اسی سرزمین سے ایک شخص اپنے مقام علم پر نمودار ہوا اُس نے دنیا کا عمومی جغرافیہ لکھا اور اُس کا نام "حدود العالم من المشرق الی المغرب" رکھا۔ یہ افسوس کی بات ہے اس گرامی قدر انسان کا نام ہم کو معلوم نہیں البتہ اس کا زندہ جاوید علمی کارنامہ بصورت کتاب موجود ہے۔ اور ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

اس کتاب کے مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم جغرافیہ کا یہ شاہکار ۳۷۲ھ میں گوزگانان کے ایک حکمراں محمد بن احمد الحرث (یا الحارث) کے نام معنون کیا گیا تھا۔ زمانہ پر زمانہ گذرتا رہا اور صدیوں کے حوادث نے کتاب کے مصنف کے نام کو صفحۂ گیتی سے محو کر دیا۔ اس کا ایک ہی نایاب نسخہ باقی تھا جس کو ٹومانسکی نے حاصل کیا اور بحفاظت تمام رکھا۔ مشہور روسی مستشرق وی بارٹولڈ (V. Bourtoled) کی نظر اس پر پہنچی۔ تو اُس نے ۱۹۳۰ء میں اس کا عکس لیا۔ اور سوویٹ روس کی علمی اکاڈمی کی طرف سے لینن گراڈ میں طبع کرایا اور علما جغرافیہ کے مطالعہ کے لیے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ برٹولڈ نے اصل کتاب کی اشاعت ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اُس نے اس پر ایک مفصل اور مکمل مقدمہ لکھا اور تمام تاریخی مقامات کی نئی فہرست بھی اس کے ساتھ شامل کر دی

یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے فارسی زبان کی قدیم ترین بلکہ یگانہ کتاب ہے۔ اس وقت تک جو کتابیں دریافت ہوئی ہیں۔ اُن میں سے کوئی کتاب بھی اس سے زیادہ قدیم نہیں ہے۔ اگرچہ اس کا آخری ورق پارہ پارہ ہے اور اس کا کچھ حصہ ضائع ہو چکا ہے لیکن خوش قسمتی سے وہ حصہ موجود ہے جس سے کتاب کی تدوین کی تاریخ معلوم ہوتی ہے۔ اصل کتاب ۳۷۲ھ میں لکھی گئی اور موجودہ نسخہ ۶۵۶ھ میں عبد القیوم بن الحسین بن علی کے قلم کا نتیجہ ہے۔

نامعلوم مؤلف نے مقدمۂ کتاب کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے۔

"بفرخی و پیروزی و نیک اختری امیر السید الملک العادل لے الحرث محمد بن احمد مولی امیر المومنین اطال

الله بغارہ وسعادت روزگار وی آغاز کردم این کتاب را اندر صفت زمین۔ در سال سی صد و هفتاد و دو، از ہجرت پیغمبر صلوات علیہ و پیدا کردیم اندر روے صفت زمین و بہار وی و مقدر آبادانی و ویرانی وی و پیدا کردیم ہمہ ناحیتہائے زمین و پادشاہیہائے وی آنچہ معروف است ...''

تاریخی تحقیقات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ایک مقامی خاندان کے حکمران ۳۰۰ھ میں جوزجان کے تخت امارت وسیادت کے مالک رہے ہیں تاریخ نگار اس خاندان کے مداح ہیں اور ان کی حکمرانی کو اعلیٰ اوصاف کے مطابق قرار دیتے ہیں۔

خود بارٹولڈ لکھتا ہے کہ اس تاریخی خاندان کی مملکت اپنے زمانہ میں جوزجان سے غور بست اور ہلمند کے کنارے تک تھی[۱]۔

ابو نصر محمد عبد الجبار العتبی (جس نے ۴۱۵ھ میں تاریخ یمینی تصنیف کی ہے) لکھتا ہے۔ آل فریغون سلطان محمود کی طرف سے جوزجان کے حکمران تھے۔ یہ خاندان عزم و ہمت میں آسمان کی طرح بلند اور فیاضی میں تمثال جیحوں[۲] تھا۔ ان کا قلمرو بست اور سواحل ہلمند تک پھیلا ہوا تھا۔

ابو الفتح بستی اس خاندان کی مدح کرتا ہے

بنو افریغون قوم فی وجوههم سیما الهدی وسناء السود والعلے

حکیم ناصر خسرو بلخی نے بھی ایک شعر میں فرغونیوں کا ذکر کیا ہے۔

کجاست آنکہ فریغونیاں زہیبت او زدست خویش بدادند گوزگاناں را

اس خاندان کا پہلا حکمران احمد بن فریغوں تھا۔ نرشخی کی روایت کے مطابق ۲۸۰ھ میں اسمٰعیل سامانی کے مقابلہ میں اُس کے ہاتھ پڑ گیا تھا[۳]

ابو سعید عبد الحیی بن الضحاک (مورخ گردیزی) کا بیان ہے۔ نوح بن منصور سامانی (ابو الحارث محمد

[۱] مقدمہ بارٹولڈ نسخۂ عکسی حدود العالم ص ۷۔۵ [۲] تاریخ یمینی طبع ہند ص ۳۸۲ [۳] تاریخ بخارا طبع پیرس ص ۸۵

بن احمد فریغون سے قرابت اور رشتہ داری کے تعلقات قائم کر لیے تھے[1]۔ العتبی نے بھی آل فریغون اور آل سبکتگین کے تعلقات خویشی اور قرابت کا بہ تفصیل ذکر کیا ہے۔ اور تصریح کرتا ہے۔ محمد بن احمد سلطان محمود کے حملوں کے وقت بعض حملوں میں اُن کے ساتھ رہا ہے۔ اور سبکتگین نے حکمران مذکور کی لڑکی اور اپنے لڑکے محمود کی شادی کی تجویز پیش کی تھی[2]۔

واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ یہی شخص (محمد) ۳۸۰ھ کے بعد بھی زندہ رہا۔ اُس زمانہ میں جبکہ خاندان غزنویہ کا موسس اپنی شاہی اور جہانگیری کا علم بلند کر رہا تھا۔ محمد بن احمد جوزجان کا حکمراں تھا۔

کتاب حدود العالم کو اُس زمانہ میں ایک نامعلوم مؤلف نے قلمبند کیا اور اسے شہر یار کے نام پر معنون کر دیا۔ چونکہ یہ شخص خود جوزجان کا باشندہ تھا اور اپنے وطن کی جغرافی حالت کو نظر قریب سے دیکھ چکا تھا۔ اس لیے اُس نے مملکت کی آبادی، عمرانی حالت اور تمدنی اوضاع کو مفصل بیان کیا ہے۔

جوزجان قدیم کے وہ شہر جن کا ذکر اس کتاب میں ہے، موجودہ افغانستان ہی کے شہر تھے۔ اپنے زمانہ میں آباد، صنعت اور زراعت کے اعتبار سے ترقی یافتہ اور مدنیت کے لحاظ سے قابل لحاظ۔ یہ کتاب افغانستان کے قدیم تمدن کے اظہار و بیان کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ وہ شہر جو آج سیاہ چٹانوں اور راکھ کا ایک ڈھیر بنے ہوئے ہیں کسی زمانہ میں تہذیب و تمدن کا مرکز تھے۔ ان کے نام، اُن کا ذکر، اُن کی تاریخ اُن کے ماحول کی کیفیت اس کتاب سے معلوم ہوتی ہے۔

---

[1] زین الاخبار طبع تہران ص ۳۷ [2] تاریخ یمینی ص ۲۸۳